شخص نے کہا وہ بھلائی کرتے تھے اور بھلائی کو پسند کرتے تھے اور شر سے بچتے تھے۔ اور اس سے بغض رکھتے تھے۔ خلیفہ نے کہا اچھا تین اوصاف بتاؤ۔ اس شخص نے کہا کسی پر حسد نہیں کرتے تھے۔ کسی پر بے جا زیادتی اور ظلم نہیں کرتے تھے۔ اور کسی کو اس کے حق سے نہیں روکتے تھے۔ خلیفہ نے کہا ایک وصف بیان کرو۔ اس شخص نے کہا کہ وہ اپنے نفس کے سب سے بڑے حکمران تھے۔

حضرت علی بن حسین زین العابدین کی وصیت

آپ کے صاحبزادے محمد روایت کرتے ہیں۔ کہ میرے والد نے مجھے وصیت کی تھی کہ پانچ آدمیوں کے ساتھ کبھی نہ رہنا میں نے عرض کیا کون؟ فرمایا، فاسق کے ساتھ وہ تم کو ایک لقمہ بلکہ اس سے بھی کم میں بیچ دے گا۔ میں نے پوچھا اس سے کم کیا شئے ہے فرمایا، ایک لقمہ کی طمع کی جائے۔ اور وہ بھی ملے نہ۔ میں نے پوچھا دوسرا کون؟ فرمایا بخیل، وہ اس چیز کو جس کی تم کو سب سے زیادہ ضرورت ہوگی تم سے علیحدہ کردے گا، میں نے پوچھا تیسرا کون؟ فرمایا کذاب، وہ سراب کی طرح قریب کو تم سے دور کردے گا۔ اور دور کو قریب، میں نے عرض کیا، چوتھا کون؟ فرمایا کہ احمق کہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ مگر الٹے نقصان پہنچادے گا۔ میں نے کہا پانچواں کون؟ فرمایا قاطع رحم، میں نے اس کو کتاب اللہ میں تین مقام پر ملعون پایا۔

عبادت میں محویت

محویت کا یہ عالم تھا کہ نماز کی حالت میں کچھ بھی ہو جائے۔ آپ کو خبر نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ سجدہ میں تھے۔ کہ کہیں پاس ہی آگ لگی۔ لوگوں نے آپ کو بھی پکارا۔ یا ابن رسول اللہ آگ لگی یا ابن رسول اللہ آگ لگی لیکن آپ نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا تاآنکہ آگ بجھ بھی گئی۔ لوگوں نے نماز سے فراغت پر آپ سے پوچھا کہ آپ کو آگ کی جانب سے اس قدر بے پرواہ کس چیز نے کردیا تھا۔ فرمایا۔ دوسری آگ (آتش دوزخ) نے۔

بقیہ الی صفحہ ۳۸ ۔!

اہل قلم و اہل وطن انصاف کریں اور قوم و ملک کو بتائیں کہ پاکستان کو وجود میں آتے ہوئے نصف صدی ہونے کو آئی مگر اس وطن کا کوئی مسئلہ بھی اب تک حل نہیں ہوا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہم مسلسل تنزل کی طرف جارہے ہیں۔ کیا پاکستان کا یہی مقصد تھا؟ زندگی کا مقصد اللہ تعالے کے احکام کی تعمیل ہے۔ یا دولت سمیٹنا اور لہو ولعب میں ضیاع وقت ہے۔؟

وطن عزیز میں حالیہ خوش آئند سیاسی تبدیلی خدا اور رسول کی احکام کی بالادستی کے لئے نہایت سازگار حالات کی نعمت اپنے ساتھ لائی ہے۔ اور گوہر مقصود کے حصول کے اس زرین موقع سے بروقت، راست اقدام، عمل راسخ، خلوص نیت اور آہنی عزم کے ذریعہ یقیناً فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ضرورت ہے تو صرف اس بات کی کہ اسلامی جمہوریت اور اسلامی سوشلزم، اسلامی بنیاد پرستی اور اسلامی روشن خیالی، اجتہاد بذریعہ پارلیمنٹ اور تجدید شریعت و فقہ اسلامی ایسے بیسیوں پر فریب مگر خوشنما نعروں سے یکسو ہو کر اسلامی فلاحی ریاست کے آثار پیدا کئے جائیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ایسا نہ ہوسکے۔ وفاقی شرعی عدالت، اسلامی نظریاتی کونسل، آئین اور اسکی آٹھویں ترمیم، شریعت بل، آئی جے آئی کا منشور اور آئی جے آئی کی حکومت ---------- آج یہ سب کچھ مل کر بھی کچھ نہیں دے سکتا۔ تو پھر شاید کبھی نہیں----------!

محمود الحسن مفتی (خانقاہ سراجیہ)

ایک تأثر

"تمنا میری بچپن کی جو پوری ہو گئی"

میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ مجھے اس طرح یاد ہے گویا ابھی کل کی بات ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ حاجی فقیر محمد سویٹ (دکان) میں گیا اچانک میری نظر ایک بڑی تصویر پر پڑی والد صاحب نے میرے تجسس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ بیٹا کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا ابو جی! یہ تصویر کس شخص کی ہے۔ جس نے میرا دل و دماغ اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا بیٹا یہ تصویر اس شخص کی ہے جس نے ہندوستان میں انگریز کو لوہے کے چنے چبوائے اس کے اقتدار، غرور اور رعب کو خاک میں ملا دیا۔ جس نے اپنی باغیانہ جدوجہد سے انگریزی حکومت کی چولیں ڈھیلی کردیں اور اسے بستر بوریا گول کرنے پر مجبور کردیا۔ انگریزی حکومت کے پیدا کردہ جعلی نبی اور اس کی ذریت مرزائیوں کو بھی اس نے اپنی تقریروں کے ذریعے برصغیر بالخصوص پاکستان میں کچل کر رکھ دیا۔ میں نے کہا ابو اس عظیم شخص کا نام بتائیں انہوں نے کہا کہ ان کا نام امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہے۔ فوراً میرے ذہن میں آیا کہ یہ تو احرار رہنما ہیں۔ میں نے اخبار میں ایک مرتبہ آپ کے نام کے ساتھ احراری لکھا ہوا پڑھا تھا۔ والد صاحب نے کہا کہ یہ احراری نہیں بلکہ مجلس احرار اسلام کے بانی ہیں۔ میں جھٹ سے بولا ابو آپ مجھے احرار والوں کے بارے میں کچھ بتائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں، ضرور بتاؤں گا۔ پہلے چائے پی لو۔ ہم وہاں سے اٹھے اور ابو کے ساتھ ان کے دفتر میں آبیٹھے۔

میں نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ تو ابو نے مسلسل بولنا شروع کردیا

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی۔ اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ انگریز ملک سے نکل جائیں اور مرزائیت جو کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اُسے جڑ سے اکھاڑ دیا جائے اور اللہ کی دھرتی پر اللہ کی حکومت قائم کردی جائے اس سلسلے میں ان کی کاوشیں کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے احرار والوں نے اپنی جوانیاں لٹائیں۔ خود بانی احرار امیر شریعت کی بھرپور جوانی جیل کی نذر ہوئی مگر وہ زنداں کی آہنی سلاخوں کے پیچھے بیٹھ کر بھی قوم کو انگریز سامراج کے خلاف بغاوت پر اکساتے رہے۔ آپ نے کم از کم گیارہ سال قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن پائے استقامت میں کبھی لغزش نہ آئی۔ احرار کارکنوں کی دن رات آزادی کے لئے مسلسل کوششوں سے آخر کار 1947ء میں انگریز نے ملک آزاد کردیا۔ ملک آزاد کرانے میں احرار کارکنوں نے عظیم قربانیاں پیش کیں۔ ملک آزاد ہونے کے بعد بھارت پاکستان کو بد نظری سے دیکھ رہا تھا تب مجلس احرار اسلام نے لاہور میں دفاع پاکستان احرار کانفرنس منعقد کی۔ قائد احرار کو جلسہ میں تلوار پیش کی گئی۔ تو انہوں نے بھارت کو للکارتے ہوئے فرمایا "اگر بھارت نے حملہ کیا تو سب سے پہلے بوڑھا بخاری میدانِ جہاد میں کود پڑے گا"

جس ملک کے لئے احرار نے اتنی قربانیاں دیں اس ملک کے حکمرانوں نے احرار کو کیا تحفہ دیا؟ انگریز کے نمک خوار مسٹر ظفر اللہ خان قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ہاشمی خون پھر ایک مرتبہ کھول اٹھا۔ جس کے نتیجے میں ظفر اللہ خان کو اس حساس ترین عہدے سے برطرف کرنے کے لئے 1953ء کی تحریک ختم نبوت نے جنم لیا۔ مجلس احرار اسلام نے ملک کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرکے یہ مطالبہ کیا کہ ظفر اللہ کو اس عہدے سے برطرف کیا جائے۔ کیونکہ یہ خدا، رسول اور ملک کا غدار ہے۔ لیکن اس وقت کے مسلم لیگی